# سید سلیمان اشرف

## احوال و آثار

جمع و ترتیب

سید قمر الاسلام

ناشرین

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد دکن

الحرا اکادمی

خانقاہ ولیہ قادریہ جہانگیر گنج فتحپور یوپی

سید سلیمان اشرف

احوال و آثار

جمع و ترتیب

سید قمر الاسلام

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

# سید سلیمان اشرف:
# احوال وآثار

جمع وترتیب:
سید قمر الاسلام

ناشرین:
**الحرا اکادمی**
خانقاہ ولیہ قادریہ، جہانگیر نگر، فتح پور، یوپی
-----------------------------------
**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**
**حیدرآباد دکن**

✿......نام کتاب : سید سلیمان اشرف :احوال وآثار
✿......جمع وترتیب : سید قمر الاسلام
✿......اشاعت اول :1438ھ/2017ء۔
✿......باہتمام : بشارت علی صدیقی۔
✿......ناشر :الحرا اکادمی، خانقاہ ولیہ قادریہ، جہانگیر نگر، فتح پور، یوپی۔
اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔
✿......صفحات : 440
✿......ہدیہ : -/Rs. 300

**نوٹ:اہل قلم کے خیالات سے مرتب وناشرین کا اتفاق ضروری نہیں!**



☆......اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد 09502314649
☆......سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی 09867934085
☆......الحرا اکادمی (خانقاہ ولیہ قادریہ، فتح پور) 08174089786

ISBN: 978-93-89807-97-4

## شخص و عکس

[صفحات: 44-82]



## چمن علی گڑھ

[صفحات: 83-117]



## بازیافت

(سید سلیمان اشرف کے نو دریافت خطوط)

[صفحات: 118-136]



## آئینۂ ایام

[صفحات: 137-197]

ﷺ

# سید سلیمان اشرف کے چند نادر خطوط

محمد یوسف حنفی(٭)

اسلاف کے خطوط کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ان خطوط سے ماضی کے خفیہ گوشوں سے آگاہی ملنے کے ساتھ ساتھ ہمیں تاریخ مرتب کرنے میں مدد ملتی ہے۔اس طرح ہم کئی ایسے سچ بھی جان جاتے ہیں جن سے نہ تو ہمارے کان آشنا ہوتے ہیں اور نہ ہی کتابوں کے اوراق گواہ ہوتے ہیں۔علاوہ ازیں بزرگوں کے آپسی تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے اور ہم یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ مکتوب نگار کی نظر میں مکتوب الیہ کا مقام و مرتبہ کیا تھا؟

ہم یہاں سید سلیمان اشرف صاحب کے چھ خطوط کا مختصر حواشی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔ان خطوط میں دو قلمی خط احسن مارہروی مرحوم (سابق پروفیسر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ) کے نام ہیں جو پہلی بار منظر عام پر آرہے ہیں۔۔ایک خط مولوی حبیب الرحمن بدایونی کے نام۔دو خط مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ کے نام اور ایک خط مولوی عبدالودود (جمیعت علماے ہند)

ان خطوط میں،قوسین ( ) میں دی گئی عبارات راقم کی طرف سے ہیں۔متن میں موجود قدیم املا یا رسم الخط کے بجاے مروّج صورت کو روا رکھنے کی کوشش کی ہے۔ہجری اور عیسوی دونوں تاریخیں دی گئی ہیں اور اس کے لیے ''جہاں گیر صد سالہ جنتری'' مطبوعہ لاہور 1976ء، سے مدد لی گئی ہے۔

٭نوادرات علمیہ، بہاول نگر-nawadirateilmia@gmail.com

خط(1)

بنام احسن مارہروی(1)

(ازعلی گڑھ)

29-12-1912

(19 محرم1331ھ)

سیدی ومولائی ومخدومی ومطاعی زیدمجدہم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

فقیر جون پور گیا ہوا تھا۔ وہاں اس طرح کی مصروفیت رہی کہ صحت بہت ہی مضمحل ہوگئی۔ آکر سرفراز نامۂ عالی پایا۔ اس وقت تک کوشش جاری رہی، مگر افسوس کہ مجبور ومحروم رہا۔

آپ یقین فرمائیے کہ نہایت سچائی سے صحیح عذر عرض کردیا۔ اور بہت ہی ادب سے معافی ودعا کا خواستگار ہوں۔

ان شاء اللہ العزیز، یار باقی وصحبت باقی

فقیر کی حالت اور انداز طبیعت سے آپ غالباً واقف ہیں۔ میں تکلف کا آدمی نہیں ہوں۔ نیاز مند ہو(ہوں)۔

ناز مولویانہ سے محض بیگانہ۔ زیادہ اللہ بس وباقی ہوس۔

حررہ بقلمہ

فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ

---

1۔علمی و ادبی دنیامیں احسن مارہروی کے نام سے مشہور ہوئے۔ اصل نام سید علی احسن عرف شاہ میاں، مشائخ مارہرہ کی اولاد سے تھے۔ ولادت 22 شوال 1293ھ مطابق 10 نومبر 1876ء کو مارہرہ مقدسہ میں سید مجتبی حسن رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 1311ھ) کے ہاں ہوئی۔ اول آپ نے قرآن پاک حفظ کیا اور پھر اردو، فارسی اور عربی کی مروجہ تعلیم حاصل کی۔ والد کی وفات کے بعد خانقاہ سرکار خورد مارہرہ شریف کے سجادہ نشیں ہوئے۔ شاعری میں داغ دہلوی (المتوفی 1905ء) کے تلمیذ ہوئے اور خوب استفادہ کیا۔ علامہ اقبال (المتوفی 1938ء) اور اکبرالہ آبادی (المتوفی 1921ء) احسن کے فن شاعری میں معترف تھے۔ 1921ء سے 1938ء تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں استاد رہے۔ آپ نے 1940ء تک بھرپور علمی وادبی زندگی گزاری۔ اپنے منجھلے صاحبزادے ڈاکٹر سید انعام احسن میڈیکل آفیسر پٹنہ کے ہاں زیر علاج تھے کہ 30 اگست 1940ء مطابق 25 رجب المرجب کو پٹنہ میں وصال فرمایا، جسد خاکی پٹنہ سے مارہرہ لایا گیا اور وصال سے دوسرے روز درگاہ برکاتیہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اولاد میں پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہوئے۔ بڑے صاحبزادے سید سعید احسن، علیگڑھ مسلم یونیوسٹی کے اسسٹنٹ رجسٹرار تھے۔ احسن مارہروی مرحوم نے اڑتالیس سال تک علم وادب کی خدمت کی اور بہترین علمی یادگاریں چھوڑیں جن میں سے آپ کا دیوان شاعری -احسن الکلام- کراچی سے 1965ء میں شائع ہوا۔ آپ کے آثار وافکار پر پاکستان میں ڈاکٹر صابر حسین جلیسری نے پی ایچ ڈی کیا۔

(پوسٹ کارڈ(۲) پر مکتوب الیہ کا پتہ یوں درج ہے)
مارہرہ مقدسہ ضلع ایٹہ، آستانہ عالیہ برکاتیہ، چھوٹی سرکار
بملاحظہ اقدس مخدوم ومطاع جناب مولانا سید شاہ محمد (علی) احسن صاحب احسن اللہ احوالنا بکم بمنہ
Marehra Dist.Ettah

خط(2)
بنام احسن مارہروی
(علی گڑھ کالج)
23-03-1916
(18 جمادی الاول 1334ھ)
صاحب سجادہ چھوٹی سرکار
مخدومنا المعظم ومطاعنا المحترم ذو المجد والکرم سیدی وسندی زید مجدہم السامی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والا نامہ شرف صدور لایا ـــــ کی رسید میں کیا لکھوں؟ اس کی حقیقی خوشی ہو تو انھیں حضرات کے دماغ کو پہنچے گی جن کے دماغ مضامین کے گل زار ہیں۔ بس فقیر اسی قدر عرض کر سکتا ہے:

سخن گفتی و دُر سفتی تعالی اللہ نیکو گفتی

(آپ نے کلام کہا اور موتی پروئے، سبحان اللہ! آپ نے خوب کہا۔)

جس نے سنا اس نے داد دی۔ بعض حضرات جو پہلے سے آں جناب کے کلام سے لذت گیر ہیں، انھوں نے خود بخود کہہ دیا کہ فلاں کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ اس کریمانہ شفقت کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مجھ ناکارہ و ہیچ کارہ کے پاس کیا رکھا ہے؟(۳)

بھائی امیر حسن(۴) صاحب کا شکریہ بھی ہے گلہ بھی۔ دوسرا نیاز نامہ ان کی خدمت میں پیش فرما دیا جائے۔ اور جو کچھ فقیر کی التماس ہے اس کو اپنی وقیع سفارش کے ساتھ حضرت امیر کی خدمت میں پیش فرمائیں۔

---

۲۔ یہ خط پوسٹ کارڈ پر لکھا گیا۔ ڈاک خانہ کی مہر کے مطابق 30-12-1912 کو علی گڑھ سے روانہ ہوا اور 31-12-2012 کو مارہرہ پہنچا۔
۳۔ گمان ہے کہ احسن مارہروی نے سید صاحب کی خواہش پر منظوم کلام کہا، جس کے ملنے پر انہوں نے تحسین کی اور شکریہ ادا کیا۔
۴۔ مشائخ مارہرہ میں سے کوئی بزرگ۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

ہمارے مخدوم کرم فرما حضرت میاں مہدی حسن صاحب (۱) نے علی الفور۔۔۔۔ کا پارسل اسی بلند حوصلگی سے جوان کی طبیعت بلکہ خمیر ہے، روانہ فرمایا تھا۔ اس کے بعد آں جناب کا تحفہ پہنچا۔ گوشت بھی کھایا گیا۔ ایک وہ کریم حضرات ہیں جو میلوں سے بیٹھے ہوئے اپنے کرم کا دریا بہاتے ہیں اور ایک یہ بے توفیق ہے کہ باوجود ہمسائیگی، خدمت لائقہ سے محروم رہتا ہے۔ سچ ہے۔ بڑوں کی بڑی باتیں۔

قضیہ بدایوں (۲) کی خبر سن چکا ہوں۔ مذہب اہل سنت پر زوال ہے۔ قرب قیامت ہے۔ اسی طرح کے فتنے اٹھیں گے اور قیامت کے سامان جمع ہوں گے۔

ایک مدت سے فقیر نے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ لیکن کالج کے تعلق سے کبھی کبھی اپنے وجود کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ مگر اس واقعہ ہائلہ نے تو رہی سہی حالت بھی زائل کر دی۔

اللہ تعالیٰ اس کالج کی خدمت سے سبک دوش فرمائے اور کسی گوشۂ گم نامی میں جگہ دے۔ دوسروں کو راہ ہدایت بتلانا کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے۔ اس کے لیے انبیاء علیہم السلام مبعوث کیے گئے، ان کی نیابت اور ہے۔ بوالہوس، خدا کی شان اپنا ایمان اگر سلامت لے جاؤں تو بڑی کامیابی اور بڑی خوش نصیبی۔

اس عرصے میں اگر آں جناب کالج تشریف لائیں تو مفصل کچھ عرض کروں۔ زیادہ اللہ بس وباقی ہوس۔

حررہ بقلمہ
کم ترین خادم
فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ

---

۱۔ 1287ھ، 1870ء کو مارہرہ شریف میں حضرت شاہ ظہور حسین عرف چھٹو میاں (المتوفی 1213ھ) کے ہاں ولادت ہوئی۔ حضرت شاہ ابوالحسین نوری میاں قدس سرہ (المتوفی 11 رجب 1324ھ، 31 اگست 1906ء) سے خلافت پائی اور ان کے گدی نشیں ہوئے۔ نوری میاں قدس سرہ سے چچازاد کا رشتہ تھا۔ 18 ذیقعدہ 1361ھ مطابق نومبر 1942ء کو وصال ہوا۔ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ میں مدفون ہیں۔

۲۔ قضیۂ بدایوں سے مراد مقدمہ بدایوں ہے جو جمعہ کی اذان ثانی کے مسئلہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علمائے بدایوں کے مابین اختلاف پر مارچ 1916ء میں اہل بدایوں کی طرف سے بدایوں کی کچہری میں دائر کیا گیا۔ جس کا فیصلہ بالآخر دو مارچ 1917ء کو محدث بریلوی کے حق میں ہوا۔ اس مسئلہ میں مشائخ مارہرہ مطہرہ نے محدث بریلوی کی حمایت کی۔

## خط (3)

بنام مولوی محمد حبیب الرحمٰن صاحب بدایونی (۳)

14 اکتوبر 1921

11 صفر 1340ھ

والا جناب عالی جاہ حبیب الرحمان صاحب سلامت!

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرم نامہ صادر ہوا، یاد فرمائی کا ممنون اور فقیر نوازی کا منت پذیر ہوں۔ رجسٹری شدہ خط سے پہلے کوئی والا نامہ عزت افزا نہ ہوا۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ عالیجاہا! آپ حضرات کی روش نیز فضائل و کمالات علمیہ فقیر کے لیے کوئی سرِ مکنون نہیں۔ میرے مقابلہ میں جس چھیڑ کی بنیاد آپ رکھ رہے ہیں، الحمدللہ کہ ساری عمر اس سے محفوظ رہا ہوں۔ آپ تین سو یا تین ہزار یا تین لاکھ اعتراض رکھتے ہوں، تو بسم اللہ۔ بصد شوق لکھیے، چھاپیے، تقسیم کیجیے، اپنی ذہانت و ذکاوت، اپنے تبحر علم و فضل کا خراج تحسین وصول فرمایئے، فقیر سے آپ کا مخاطب ہونا فضول ہے۔ آئندہ اس قسم کی تحریروں کا جواب سکوت محض ہوگا۔ ہاں آپ کو اختیار کامل ہے کہ فقیر کے سکوت کو جن الفاظ و عبارات میں چاہیں اخبارات میں بھیجیں، جرائد میں شائع فرمائیں، نہ اُس کا گلہ نہ شکوہ، نہ آپ حضرات کے ہاتھ اور زبان کی ہیبت و پروا۔ زیادہ اللہ بس و باقی ہوس۔

حررہ بقلمہ

فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ (۴)

## خط (4)

بنام مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ (۵)

24 اپریل 1920

(5 شعبان 1338ھ)

مدرسۃ العلوم علی گڑھ

مخدوم و مطاع صاحب الفضل والعلیٰ ادام اللہ فیوضاتکم

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شرف صدور والا نامہ موجب صد افتخار۔ التماس

---

۳۔ مولانا عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 25 محرم 1334ھ) کے تلمیذ۔

۴۔ البیان، مولفہ محمد حبیب الرحمن بدایونی، مطبوعہ وکٹوریہ پریس بدایوں 1921ء، صفحہ 74۔

۵۔ ولادت 10 ربیع الآخر 1295ھ مطابق 14 اپریل 1878ء۔ تحریک آزادی ہند کے عظیم رہنما، کامل شیخ طریقت، علمائے فرنگی محل کی علمی میراث کے آخری وارث، 100 سے زائد تصانیف، وصال 4 رجب 1344ھ مطابق 19 جنوری 1926ء۔

فقیر نے شرف قبول پایا، یہ عین سعادت۔ سارے مضامین حرفاً حرفاً مطالعہ کر لیے گئے، ان میں سے بعض مضامین پہلے سے نظر سے گزر چکے تھے اب پھر دوبارہ پڑھا۔ جن نامشروع امور کا فقیر نے جناب والا سے ذکر کیا تھا، وہ سب بصورت ایک مضمون لکھ لیے گئے ہیں۔ خصوصاً مسئلۂ قربانی کے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے، مسودہ(۱) صاف ہو کر، دو چار روز ہوئے ہیں کہ مطبع کو بھیج دیا گیا ہے۔ چھپنے کے بعد خدمت والا میں بھیجنے کا شرف حاصل کروں گا۔ یہ ظاہر ہے کہ ہم میں سے کسی کو اجتہاد کا مرتبہ حاصل نہیں، اگر اُس تحریر کے جواب میں نصوص شرعیہ پیش کیے گئے تو سرِ تسلیم خم ہے۔ واللہ علی ما اقول شہید ورنہ یہ دعا ہے اور جناب سے آمین کی تمنا۔ تو مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے، تاکہ بہ ہر نوع اُس کے بھیجے ہوئے دین کی تائید کر سکوں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز وھو حسبی ونعم الوکیل۔

حررہ بقلمہ

فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ(۲)

خط(5)

بنام مولانا عبدالباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ

25 مئی 1920ء

(6 رمضان 1338ھ)

محلہ میرداد بہار شریف ضلع پٹنہ

مخدومنا المکرم ومطاعنا المعظم الفضل والمجد والکرم ادام اللہ برکاتکم وفیوضاتکم علینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ ''الرشاد''(۳) ہر دو حصہ کامل غالباً جناب کی خدمت میں پہنچ چکا ہوگا۔ مطبع کو ہدایت کر دی گئی تھی کہ علی الفور ایک نسخہ آں جناب کی خدمت میں بھیجنے کا شرف حاصل کرے۔ اگر ہنوز نہیں پہنچا ہے تو امروز فردا میں دست بوس ہوگا۔ بعد ملاحظہ جذبات سے یک سو ہو کر مطلع فرمایئے، کالج میں تعطیل ہے فقیر کا قیام وطن میں ہے۔ زیادہ اللہ بس وباقی ہوس۔

حررہ بقلمہ

فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ(۴)

---

۱۔ رسالہ الرشاد مصنفہ سید سلیمان اشرف کا مسودہ۔

۲۔ نقوش لاہور خطوط نمبر جلد دوم اپریل، مئی 1968ء صفحہ نمبر 222۔

۳۔ ''الرشاد'' کا پہلا ایڈیشن 1339ھ مطابق 1920ء میں علی گڑھ سے طبع ہوا۔ اب تک پاک و ہند سے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۴۔ حوالہ ایضاً۔

## خط (6)

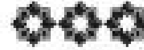
بنام مولوی عبدالودود صاحب ناظم استقبالیہ جمعیت العلماء ہند (جلسہ بریلی) (۵) (بریلی)

14 رجب 1339ھ

(24 مارچ 1921)

جلسہ جمعیت العلماء منعقدہ بریلی کا رقعہ دعوت فقیر کے پاس بھیجا فقیر نے شرکت سے قبل امر ما بہ النزاع کا تصفیہ چاہا۔ آں جناب اس بے بضاعت کو ناکس قرار دے کر گفتگو سے اعراض فرماتے ہیں۔ امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ سے طالب مناظرہ ہوتے ہیں۔ انصاف شرط ہے کہ رقعہ دعوت فقیر کے پاس بلا واسطہ بھیجا جائے اور گفتگو کی جب نوبت آئے تو اسے کس و ناکس کہا جائے۔ اس کے احقاق حق کو نزاع ومخاصمہ قرار دیا جائے، کیا یہی شیوۂ خدام ملت ہے؟ آخر میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ براہ کرم قبل نماز جمعہ فقیر کو اپنے جلسے میں بحیثیت سائل حاضر ہونے کی اجازت عطا فرمائیں۔

(فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ) (۶)



۵۔ مارچ 1921ء میں جمعیت علمائے ہند کا جلسہ ابوالکلام آزاد کی زیر صدارت بریلی میں منعقد ہوا۔ جس میں شمولیت کا دعوت نامہ سید سلیمان اشرف کو بھیجا گیا۔ لیکن جمعیت نے سید صاحب سے گفتگو کرنے سے اعراض کیا۔ جس پر سید صاحب نے یہ مکتوب روانہ کیا۔ اس کی تفصیل اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی نے ''روداد مناظرہ'' کے نام سے شائع کی۔

۶۔ روداد مناظرہ مطبوعہ بریلی صفحہ نمبر 3،4-



# INDIA POST CARD




THE ADDRESS ONLY TO BE WRITTEN ON THIS SIDE

REPLY.




Marahra.

Dist. Etah.

سیدی و مولائی مخدومی و مطاعی [illegible]

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ =

فقیر جونپور آیا ہوا تھا = و کمزوری صحت کی

سفر و ضعف رہی کہ صحت بہت ہی مضمحل ہوگئی

اگرچہ سفر دراز نامہ عالی پایا = اس وقت ارادہ

کوششیں برابر جاری رہیں مگر افسوس

کہ مجبور و محروم رہے =

اب یقین فرمالیجئے = کہ نہایت سچائی دل سے

صحیح عذر عرض کر دیا = اور بہت ہی ادب سے

معافی و دعا کا خواستگار ہوں =

ان شاء اللہ العزیز بار باقی و صحبت باقی

فقیر کی حالت و رندانہ طبیعت سے

اب غالباً واقف ہیں = میں تکلف کا عادی

نہیں ہوں = نیاز مند ہوں = نازمو [illegible] سے محفوظ

[illegible]

[illegible] اس کو دعا دیجئے ہم

[illegible] اشرف علی =

[illegible]

# صاحب سجادہ مجیبی سرکار

مخدومنا المعظم و مطاعنا المکرم ذوالمجد والکرم سیدی و سندی زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ =

والا نامہ شرف صدور لایا = سعادت کی رسید پر کیا لکھوں = اسکی حقیقت جو کچھ تو اور منیر حضرات کے دماغ کو بھی جیسی عنبر دماغ مشام کے [illegible] = لیکن فقیر رسیدہ عرض گزشتہ ہے = سخن گفتی و در سفتی تعالی اللہ چہ خوش گفتی = جیسے سنا ویسے داد دی بعض حضرات جو یہاں ہے انجناب کے کلام سے لذت گیر ہیں اور بعضوں نے خود بخود کہہ دیا = کہ خلوص کا کلام معلوم ہوتا ہے اس کے بجائے شفقت کا دل شکر سے ادا کیا کروں = اور ہمیشہ کا [illegible] [illegible] کیا لکھا ہے =

حضرات ایسی [illegible] کا شکر ہے اور کچھ بھی ہے = دوسرا خیال نام [illegible] سبق فرمادیا جاوے = اور جو کچھ فقیر کی التماس ہے اور [illegible] وقت [illegible] کے ساتھ حضرت [illegible] کے خدمت میں پیش کیا

ہمارا مخدوم کرم فرما = حضرت میاں [illegible] حسن صاحب نے علی الصبح [illegible] کا پارسل [illegible] جو ملتی ہے جو [illegible] سے روانہ فرمایا تھا = اور سنتے ہیں انجناب کا تحفہ بھی پہنچا = گوشت میں کھایا گیا = ایک وہ کرم حضرات ہیں جو ہمیشہ سے منسلک ہوں = اپنے کرم کا دریا بہاتے ہیں اور ایک ہم [illegible] تو [illegible] ہے کہ باوجود [illegible] = خدمت لائقہ سے محروم رہتا ہے = سچ ہے = بڑوں کی بڑی باتیں =

خصوصاً بد اہوں کی خبر سن چکا ہوں = مذہب اہل سنت پر زوال ہے

قرب قیامت ہے = السبح کے نشے اور گھنگے = اور قیامت کے

سامان جمع ہونگے = ابھی تو بہت اس ہوئی ہے =

الحمدللہ کہ حضور نے خاموشی اختیار کر لی ہے = سبھی کالج کے تعلق کے

کبھی کبھی اپنے وجود کا ثبوت دینا پڑتا ہے = مگر اس واقعہ کی ندی

تو ربیں ہیں حالت میں نازل کر دی =

اللہ تعالیٰ اس کالج کی خدمت سے سبکدوش فرمائے = اور کس

گوشہ گمنامی میں جگہ دے = دوسروں کو راہ ہدایت بتلانا

کچھ ہنسی کھیل نہیں ہے = واقعی کہ اخبار علم السیوم میں صورت کی شکل

روشن نہایت اچھی ہو گئی ہے - خدا کی شان = ریاستہائے اگر سلامت

لیجا دوں = تو ہمارے کام تمام ہوگا اور بڑے کی خوشی یقینی ہے

اس عرصہ میں اگر آنجناب کالج کی ترقی فرمائیں تو مفصل کچھ عرض کروں

زیادہ ادب کیا دعا تحریر ہو

تحریرہ فقیر کمترین خادم

فقیر محمد سلیمان اشرف عفی عنہ

27/3/16